REGD. L. No. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

لاہور ۔ پاکستان

الفضل

یوم :۔ جمعۃ المبارک

شرح چندہ

سالانہ	۲۱	روپیہ
ششماہی	۱۱	"
سہ ماہی	۶	"
ماہوار	۲½	"
فی پرچہ	۱	۱ر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲ | ۱۳ ظہور ۱۳۲۷ ہش | ۷ شوال ۱۳۶۷ھ | ۱۳ اگست ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۸۳

33

پاکستان کے قومی ترانوں کے ریکارڈ

لاہور ۱۲ اگست ۔ ریڈیو پاکستان لاہور ۱۴ اگست کو پاکستان کے قومی ترانوں کے ریکارڈ نشر کرے گا۔ یہ ریکارڈ کولمبیا گراموفون کمپنی نے تیار کئے ہیں۔ ان کے نمبر جی ۔ ای ۹۰۱۰ سے ۹۰۱۷ تک ہیں۔

۱۵ اگست کو حیدر آباد اپنا یوم آزادی منائیگا

حیدر آباد ۱۲ اگست معلوم ہوا ہے کہ ۱۴ ۔ اور ۱۵ اگست کو حیدر آباد اپنا یوم آزادی منائیگا ۔ اس دن مسجدوں مندروں اور گرجاؤں میں دُعائیں کیجائیں گی فوج اور پولیس پریڈ کریگی ۔ رضاکار ڈرل کرینگے اور سرکاری عمارتوں پر حیدر آبادی پرچم

اٹلی کے سفیر کی وزیر خارجہ پاکستان سے ملاقات

کراچی ۱۲ اگست آج اٹلی کے سفیر نے اپنے تقرر کے کاغذات سر محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان کی خدمت میں حاضر ہو کر پیش کئے۔

کشمیر کمیشن کا فوجی وفد آزاد کشمیر روانہ ہوگیا

کراچی ۱۲ اگست۔ آج صبح کشمیر کمیشن کا فوجی وفد آزاد کشمیر کے علاقہ کا دورہ کرنے کے لئے ایک خاص طیارہ کے ذریعے راولپنڈی روانہ ہوگیا۔ اس طیارے پر انگریزی اور فرانسیسی زبان میں "اقوام متحدہ" کے الفاظ مرقوم ہیں۔ یہ وفد میجر سمتھ (امریکہ) اور مسٹر ہیری گریفی (بلجیم) پر مشتمل ہے۔ وفد تین دن تک اپنا دورہ جاری رکھے گا۔ اور سوموار کو واپس دہلی پہنچ جائے گا۔

پاکستان مصائب کے جس دور سے گذر رہا ہے اسکی مثال گذشتہ تاریخوں سے نہیں ملسکتی

دشمن کے علاوہ دشمن کا پانچواں دستہ ہمارے اندر کام کر رہا ہے

لاہور ۱۲ اگست ۔ پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے ایک رکن آفتاب احمد قریشی نے مملکت خداداد پاکستان کی پہلی سالگرہ کے موقعہ پر جشن استقلال منانے کے سلسلے میں ایک بیان میں نوجوان طلبہ کی قومی ملی خدمات کو خراج تحسین ادا کرنے کے بعد اسلامیان مغربی پنجاب سے یوں خطاب کیا ہے

پاکستان کے قیام کے بعد آپ کی گراں بار ذمہ واریوں میں جو اضافہ ہوا ہے وُہ محتاج تصریح نہیں ۔ پاکستان اس وقت جس عبوری دور سے گذر رہا ہے ۔ اس کی مثال اقوام و ملل کی تاریخ میں ڈھونڈنے سے نہیں مل سکتی ۔ اس وقت یقین محکم کے ساتھ عمل پیہم کی اس قدر ضرورت ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہ تھی ۔ آپ کو فراموش نہ کرنا چاہیئے کہ دشمن طاقتور اور ظالم ہونے کے علاوہ اس قدر فریبی اور دغاباز ہے کہ اس کے خفیہ کرتوتوں پر کڑی نگرانی کی ضرورت ہے ۔ خود آپ ہی میں ایسے عناصر کی کمی نہیں جو بظاہر ہمارے بھائی بند بنے بیٹھے ہیں لیکن دراصل دشمن کا پانچواں دستہ ہیں یہ لوگ پاکستان، قائد اعظم مسلم لیگ اور ارباب حکومت کے خلاف زہر اُگلتے رہتے ہیں ان سے خبردار رہیئے ۔ جشن استقلال میں مندرجہ ذیل امور کا لحاظ رکھا جائے لیگ کے ساتھ مل کر جلسے منعقد کئے جائیں ۔ اِن میں عوام کو سمجھایا جائے کہ آزادی کبھی نعمتِ غیر مترقبہ ہے ۔ اس کی بقاء کیلئے ہر تکلیف کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کیا جائے وضاحت کی جائے کہ ذخیرہ اندوزی پاکستان سے دُشمنی کے مترادف ہے ۔ ضروری ہے کہ اس کا سدِّ باب کیا جائے ۔ ہماری تکلیفوں کا سب سے بڑا سبب ذخیرہ اندوزی ہی ہے اگر جلد اس کا سدِّ باب نہ ہُوا تو ہمارے ملک کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچے گا جن اضلاع میں غلہ ضرورت سے کم پیدا ہوتا ہے وہاں قحط کی سی حالت رُونما ہو جائے گی ۔ یہ ہمارا فرضِ اوّلین ہے کہ اس کے خلاف پوری تندہی سے سرگرم بھی ہو جائیں ۔

سٹیٹ بنک آف پاکستان کے حصے خریدے جائیں ایسا نہ ہو کہ حکومت کو دوبارہ اس کے حصّوں کی فروخت کی مدّت میں توسیع کرنی پڑے ۔ عوام کو ذہن نشین کرائیے کہ یہ منفعت بخش سودا ہے ۔ اور ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہے (نامہ نگار خصوصی)

فوجی وفد راولپنڈی پہنچ گیا

راولپنڈی ۱۲ اگست ۔ آج دوپہر کی اطلاع مظہر ہے کہ کشمیر کمیشن کا فوجی وفد راولپنڈی* *پہنچ گیا ہے پاکستان کے کمانڈر انچیف نے کا خیر مقدم کیا

حیدر آباد کی سرحد پر ہندوستان کے چار سو افراد کا حملہ

بم پھٹنے سے ریلوے لائن کو نقصان

حیدر آباد دکن ۱۲ اگست ۔ حکومت نظام کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ پرسوں شولاپور ضلع کی طرف حیدر آباد کے ایک گاؤں پر چار سو مسلح افراد نے حملہ کیا ۔ حملہ آور بہت سے مویشی لے کر چمپت ہو گئے ۔ ہپارگا کے قریب حیدر آبادی پولیس نے حملہ آوروں کو للکار کر مقابلہ کیا ۔ حملہ آور کھیت رہے ۔ بہت سے مویشی چھڑا لئے گئے

اس کے علاوہ ایک اور سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ قاضی پیٹ بلہار شاہ ریلوے پر اُدیپال اور جمے کوسا کے درمیان ریلوے لائن میں ایک بم پھٹا ۔ جس سے پٹڑی کو بہت زیادہ نقصان پہنچا ۔ ریلوے لائن فوراً مرمت کر دی گئی ۔

پرنس آف برار مستعفی ہو گئے؟

نئی دہلی ۱۲ اگست ۔ معلوم ہُوا ہے کہ آجکل نئی دہلی میں میر لائق علی اور جنرل الدروس کے استعفیٰ کی غلط خبر کے بعد اب اس خبر کو بہت ہوا دی جا رہی ہے کہ پرنس آف برار ریاستی فوجوں کے کمانڈر انچیف کے عہدے سے مستعفی ہو گئے ہیں ۔ اس خبر کی سرکاری طور پر تاحال کوئی تصدیق نہیں ہو سکی ۔ نہیں کہا جا سکتا ۔ کہ اگر یہ خبر صحیح ہے تو وُہ کسی اختلاف کی بناء پر مستعفی ہوئے ہیں یا انہیں کسی نہایت اہم سیاسی مشن یا عہدے پر متعین کیا جا رہا ہے ۔ اِس سلسلہ میں یاد رکھنا چاہیئے کہ شہزادہ صاحب کمانڈر انچیف ہیں اور جنرل الدروس صرف ریاستی افواج کے کمانڈر ہیں ۔

عہد آزادی

لاہور ۱۲ اگست ۔ جشن استقلال کے تمام جلسوں ۔ مظاہروں ۔ اور تقاریب میں حسب ذیل "عہد آزادی" دوہرایا جائے گا :۔

میں اللہ پاک کی ذات باری کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے ہمیں اپنے مُلک میں آزادی جیسی نعمت عطا کی ۔

پاکستان کے پہلے جشنِ استقلال پر میں عہد کرتا ہوں کہ میں اپنے ملک و ملّت کی آزادی کو قائم رکھنے کے لیئے کسی قربانی سے دریغ نہ کرونگا ۔ پاکستان کو اندرونی اور بیرونی حملہ آوروں سے محفوظ کرنا میرا اوّلین فرض ہوگا ۔

میں عہد کرتا ہوں کہ میں پاکستان کی پیداوار بڑھانے اُس کی دولت میں اضافہ کرنے کے لئے ہر لمحہ کوشاں رہونگا ۔ اور سوائے لاچاری و مجبوری کے کبھی غیر ملکی اشیاء کا استعمال نہیں کرونگا ۔ غذا کی چوری کر کے سرحد پار پہنچانیوالے ۔ بیوپاریوں ناقابل برداشت قیمتوں پر غذا فروخت کرنیوالے غذا کا ذخیرہ کرنیوالے مہاجرین کے حصہ اور حق کا مال دبانے والے رشوت لیکر ملک میں بدنظمی پھیلانے والے سب قوم کے دشمن عناصر ہیں ۔ میں عہد کرتا ہوں کہ ان کو ختم کرنے کیلئے حکومت کے ہر اقدام کی حمایت کرونگا ۔

میں عہد کرتا ہوں کہ اپنے حقوق کے حصول کے لئے ایسے ذرائع استعمال نہیں کرونگا جس سے سلطنت پاکستان کے دُشمن فائدہ اُٹھائیں ۔ میں ملی یگانگت اور اتحاد کے لئے پیہم کوشاں رہوں گا ۔ (نامہ نگار خصوصی)

ایڈیٹر :۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پرلیس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ ۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

روزنامہ الفضل

۱۳ اگست ۱۹۴۸ء

قرطاسِ ابیض

۱- آزادی کا اصول

سردار پٹیل انڈین یونین کے ڈپٹی پریمئر نے جو قرطاس ابیض ریاست حیدر آباد کے معاملات کے متعلق انڈین پارلیمنٹ کے سامنے رکھا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے۔ کہ انگریزی حکومت کے خاتمہ پر ریاست کو جو آزادی حاصل ہوئی ہے۔ وہ آزادی ریاست کے عوام کو حاصل ہوئی ہے۔ یہ بات اس اعتراض کے جواب میں کہی گئی ہے۔ کہ جس قانون کے ذریعہ ہند اور پاکستان کو آزادی ملی ہے۔ اس قانون کے رو سے ریاستیں بھی آزاد ہو گئی ہیں۔ اور اب کسی نو آبادی کو یہ اختیار نہیں ہے۔ کہ وہ اس کی مرضی کے خلاف کسی ریاست کو ادغام یا الحاق کے لئے مجبور کرے۔

معلوم نہیں کہ سردار پٹیل نے جو کچھ کہا ہے وہ صرف حیدر آباد کے لئے کہا ہے۔ یا انہوں نے ایک عام اصول بیان کیا ہے۔ اگر وہ اسکو ایک عام اصول سمجھتے ہیں۔ تو یہ سوال ہو سکتا ہے۔ کہ اگر آزادی ریاست کے عوام کو حاصل ہوئی ہے۔ تو کشمیر کے عوام کی آزادی کیوں اس اصول کے مطابق تسلیم نہیں کی جاتی۔ اور کیوں وہاں انڈین یونین فوجی قبضہ کرنا چاہتی ہے۔

ریاست حیدر آباد کی صورت میں تو عوام نظام کی حکومت کے ابھی تک وفادار ہیں۔ اور خواہشمند ہیں کہ یہاں حکومت قائم رہے۔ حالانکہ حیدر آباد میں اکثریت ہندوؤں کی ہے۔ اور چاروں طرف سے ریاست انڈین یونین کے علاقہ سے گھری ہوئی ہے۔ اور انڈین یونین نے بالواسطہ اور بلا واسطہ کئی کئی طریقوں سے ریاست کے عوام کو نظام حکومت کے خلاف ابھارنے کی کوشش کی ہے۔ مگو ناکام رہی ہے۔ کیا اس سے صاف عیاں نہیں ہوتا۔ کہ ریاست کے عوام موجودہ حکومت چاہتے ہیں۔ اور انڈین یونین خواہ مخواہ اس کے اندرونی معاملات میں دخل دینا چاہتی ہے۔ اور محض حرص علاقہ کی وجہ سے ریاست کو ہراساں کر رہی ہے۔

اس کے برعکس کشمیر کے عوام مہاراجہ کی حکومت کے خلاف ہیں۔ اور خود کانگرس کے بڑے بڑے لیڈر ریاست کی عوامی تحریک کے حامی رہ چکے ہیں۔ بلکہ پنڈت نہرو تو مہاراجہ کی استبدادی حکومت کا تجربہ اپنی ذات کے خلاف بھی کر چکے ہیں۔ لیکن کتنی حیرت ہے کہ سردار پٹیل کی حکومت کشمیر کی عوامی تحریک کے خلاف ڈوگرہ راج کی امداد کر رہی ہے۔ اور وہاں اس اصول کو بالکل فراموش کر گئی ہے۔ کہ آزادی اگر حاصل ہوئی ہے تو ریاست کے عوام کو حاصل ہوئی ہے۔ کیا اس اصول کے مطابق انڈین یونین کا فرض نہیں ہے۔ کہ وہ کشمیر سے فوراً اپنی فوجیں نکال لے۔ بلکہ مہاراجہ کے خلاف عوام کی مدد کرے۔ اور آزاد کشمیر فوج کے خلاف نبرد آزما ہونے کی بجائے مہاراجہ اور اس کے مددگار شیخ عبداللہ کا قلع قمع کرے

سردار پٹیل نے اپنے حیدر آبادی قرطاس ابیض میں ریاستوں کے متعلق یہ اصول مقرر کیا ہے، کہ انگریزوں کے چلے جانے کے بعد ریاستوں کے عوام کو آزادی حاصل ہوئی ہے یعنی جس قسم کی حکومت ریاستی عوام بنانا چاہیں بنا سکتے ہیں۔ ریاست حیدر آباد کے عوام نظام حکومت کے حق میں ہیں۔ جو ان کی وفاداری سے ظاہر ہے۔ اس لئے انڈین یونین کا یہ حق نہیں۔ کہ وہ اس میں دخل دے۔ دوسری طرف ریاست کشمیر کے عوام ڈوگرہ مہاراجہ کی حکومت نہیں چاہتے۔ جو ان کی بغاوت سے ظاہر ہے۔ اس لئے اس ریاست کے معاملات میں بھی انڈین یونین کو دخل نہیں دینا چاہیئے۔

لیکن کیا یہ حیرت ناک نہیں ہے۔ کہ دونوں ریاستوں کے معاملہ میں سردار پٹیل کی حکومت آپ کے وضع کردہ اصول کی کھلم کھلا خلاف ورزی کر رہی ہے۔ دونوں ریاستوں میں وہ ایسی حکومتیں ٹھونسنے پر مصر ہے جو وہاں کے عوام لینا نہیں چاہتے۔ حیدر آباد میں بھی اور کشمیر میں بھی

۲- استصواب رائے

قرطاس ابیض میں استصواب رائے کے متعلق کہا گیا ہے۔ کہ لارڈ مونٹ بیٹن نے ایک تار کے ذریعہ ۲۷ اگست ۱۹۴۷ء ہی میں نظام کو مطلع کیا تھا۔ کہ اگر وہ منظور کریں۔ تو استصواب کے لئے برطانوی افسر بھیج دیئے جائیں۔ لیکن نظام نے اسکو منظور نہ کیا۔

بعد کے حالات سے ظاہر ہے کہ نظام کو استصواب رائے پر فی نفسہ اعتراض نہیں تھا۔ بلکہ اس بات پر اعتراض تھا۔ کہ استصواب برطانوی افسروں کی نگرانی میں کیا جائے۔ چنانچہ برطانوی لیبر حکومت کے نظام کے خلاف معاندانہ موقف کے متعلق اب کسی مزید وضاحت کی ضرورت نہیں رہی۔ ریڈکلف ایوارڈ کے غیر منصفانہ تجربہ کے بعد نظام کس طرح برطانوی افسروں پر اعتبار کر سکتا تھا۔ جبکہ خود لارڈ مونٹ بیٹن بھی نوٹ تھے۔ مسلمان اگرچہ دم بخود تھے۔ لیکن لارڈ مونٹ بیٹن کی غیر منصفانہ روش کے متعلق ان کے احساسات برانگیختہ ہو چکے تھے۔ ایسی صورت میں نظام کسی طرح یقین نہیں کر سکتا تھا۔ کہ برطانوی افسروں کے ذریعہ جو استصواب رائے ہوگا۔ وہ عدل و انصاف کے مطابق ہوگا۔

غیر جانبدار استصواب رائے سے نظام نے کبھی انکار نہیں کیا۔ اور جہاں تک ہمارا خیال ہے۔ وہ ایک غیر جانبدار بین الاقوامی کمیشن کے ذریعہ استصواب کرانے کے لئے اب بھی تیار ہیں۔

۳- محل وقوع

قرطاس ابیض میں یہ بھی ثابت کیا گیا ہے۔ کہ ریاست حیدر آباد کا محل وقوع ایسا ہے۔ کہ وہ انڈین حکومت سے تعلقات قائم کئے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔ اور پھر ساتھ ہی یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ اس کے ساتھ سمجھوتہ کرنا ہندوستان کی خودکشی کے مترادف ہے۔ کیا یہ دونوں باتیں متضاد نہیں ہیں؟

ایک ریاست جو چاروں طرف سے دوسری بڑی حکومت سے گھری ہوئی ہو خواہ وہ کتنی ہی آزاد کیوں نہ ہو۔ کس طرح باعث خطرہ ہو سکتی ہے۔ جب اس کی زندگی کا انحصار ہی اس دوسری حکومت پر ہو۔

ایسی آزاد ریاست کو تو خواہ مخواہ اس دوسری حکومت سے نہایت قریبی اور دوستانہ تعلقات رکھنے پڑیں گے۔ اس سے معاندانہ روش اختیار کرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔

۴- ناکہ بندی

پھر اس قرطاس ابیض میں ناکہ بندی کے متعلق نہایت ہی مغالطہ انگیز اطلاع دی گئی ہے۔ اس میں یہ نہیں بتایا گیا۔ کہ ہند اور حیدر آباد کے درمیان تمام رسل و رسائل اور نقل و حمل کے ذرائع منقطع کر دیئے گئے ہیں۔ محض یہ کہہ دینا کہ فلاں فلاں چیز پر پابندی نہیں لگائی گئی۔ اور وہ ریاست میں درآمد کی جا سکتی ہیں۔ کوئی معنے نہیں رکھتا جبکہ ان چیزوں کو درآمد کرنے کے وسائل ہی منقطع ہوں۔ یہ تو اسی طرح کی بات ہے۔ کہ ایک آدمی کے ہاتھ پاؤں تو جکڑ دیئے جائیں۔ اور اس کے سامنے کھانا رکھ کر کہا جائے۔ کہ کھاؤ پھر کہا جائے کہ ہم نے کھانا مہیا کر دیا ہے۔

۵- بلا وجہ بے صبری

حقیقت یہ ہے کہ ہند یونین حیدر آباد کے متعلق غیر ضروری اضطرار اور بے صبری سے کام لے رہی ہے۔ اور مفت میں اپنے آپ کو بدنام کر رہی ہے۔ حیدر آباد کا محل وقوع ایسا ہے کہ خواہ وہ کتنی بھی آزاد کیوں نہ ہو۔ انڈین یونین سے نہایت دوستانہ تعلقات رکھے بغیر نہیں رہ سکتی۔ اگر وہ صبر سے کام لیتی تو بغیر بدنامی کے وہ اپنا مدعا حاصل کر سکتی تھی۔ اس معاملہ میں اب تک جو کچھ ہنگامہ آرائی ہوئی ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں دونوں طرف جو نقصان جان و مال ہوا ہے۔ اس کی ذمہ واری تمام تر انڈین یونین کے طمع و حرص پر آتی ہے۔ اور آئندہ بھی جو کچھ ہوگا انڈین یونین ہی اسکی ذمہ وار ہوگی

ہمیں سخت افسوس ہے کہ ہند یونین نے اپنا آزادی کا ایک سال اپنے ہمسایوں کو تنگ کرنے اور ان کے ساتھ خواہ مخواہ لڑائی جھگڑوں میں گزارا ہے۔ اور نہ صرف کشمیر ہی میں بلکہ حیدر آباد میں بھی جو واقعات ہوئے ہیں۔ وہ کسی طرح اس کے لئے باعث عزت افزائی نہیں ہوئے اگر یہی وقت وہ اپنے ہمسایوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات کے استحکام اور اپنے اندرونی معاملات کو سدھارنے میں گزارتی۔ اور اپنے ہمسایوں کو اپنے حالات سدھارنے کا موقعہ دیتی۔ تو یقیناً اس کی آزادی اس کے اپنے لئے اور اپنے ہمسایوں کے لئے ہی صرف قابل فخر نہ ہوتی بلکہ تمام ایشیائی ممالک کی بہبودی کے لئے بھی مفید ثابت ہوتی۔

ہمارے خیال میں اب بھی موقعہ ہے۔ کہ وہ گذشتہ سال کے واقعات سے سبق حاصل کرے اور جو روش اس نے ایک سال تجربہ کر کے دیکھ لی ہے۔ اس کو بدل ڈالے۔ ہند اور پاکستان کے قیام امن کے لئے ہی نہیں۔ بلکہ تمام دنیا کے قیام امن کے لئے یہ ضروری ہے۔

امانت تحریک جدید کو یاد رکھیں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت تحریک جدید میں امانت رکھنے کا طریق ۱۹۳۴ء سے جاری ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ وہ اپنا فالتو روپیہ بجائے ادھر ادھر بنکوں میں جمع کرانے کے تحریک جدید میں امانت رکھائیں یہ روپیہ حسب ضرورت فوری مطالبے پر بنک کی مانند واپس مل سکتا ہے۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ ہر طرح محفوظ رہے گا۔

خاکسار۔ عبدالرشید نائب وکیل المال
تحریک جدید جودھامل بلڈنگ

خطبہ جمعہ

مشکلات کے وقت مومن گھبراتا نہیں بلکہ اس کا ایمان بڑھتا اور حوصلہ بلند ہو جاتا ہے

اللہ تعالیٰ نے جو کام ہمارے سپرد کیا ہے وہ کسی اور کے سپرد نہیں کیا

جماعت کو ہر ممکن قربانی سے دریغ نہیں کرنا چاہیئے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۳ر جولائی ۱۹۴۸ء پارک ہاؤس لٹن روڈ کوئٹہ

مرتبہ۔ سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میں نے جماعت کو

چندہ حفاظت مرکز اور تبلیغ

کی طرف گذشتہ جمعہ کے خطبہ میں توجہ دلائی تھی جماعت نے فوراً چندہ حفاظت مرکز کے متعلق کارروائی تو کی ہے۔ اور ایک چھپا ہوا کاغذ میرے پاس بھی بھیجا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ افراد جماعت پر یہ سوالات کئے گئے ہیں۔ اور اس طرح پتہ لگایا جا رہا ہے۔ کہ جماعت کے چندہ کی کیا حالت ہے۔ بے شک ان کی یہ کوشش تو قابل قدر ہے۔ لیکن صرف کاغذ سے کام نہیں چلتا۔ بلکہ انہیں انفرادی طور پر تتبع کرنا چاہیئے۔ اور فرداً فرداً احباب جماعت کے پاس پہنچ کر ان کے ساتھ صاف صاف اور بغیر لگی لپٹی رکھے گفتگو کر کے پہلے ان کی آمد کے متعلق پوری بحث کرنی چاہیئے۔ اور پھر کوئی فیصلہ کرنا چاہیئے۔ یہاں کی جماعت کے متعلق تو میں نہیں کہہ سکتا۔ مجھے اس جماعت کے متعلق پوری واقفیت نہیں۔ دوسری جماعتوں میں بڑی کثرت کے ساتھ ایسے واقعات پائے جاتے ہیں کہ تجارت پیشہ لوگوں نے چندہ لکھواتے وقت اپنی پوری آمد ظاہر نہیں کی۔ ملازم پیشہ وہ تو کوئی چوری دھوکا کر ہی نہیں سکتا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ملازم پیشہ لوگ بددیانت نہیں ہوتے لیکن چونکہ ملازم پیشہ لوگوں کی مقررہ تنخواہیں ہوتی ہیں۔ اس لئے وہ چندہ لکھواتے وقت اپنی آمد کو کم نہیں دکھا سکتے۔ ان کی آمد کا ہر ایک کو پتہ لگ سکتا ہے۔ مگر پیشہ وروں، تاجروں اور زمیندار لوگوں کی صحیح آمدنیں معلوم کرنا مشکل ہوتی ہیں

زمینداروں کی آمد

کا بھی ایک حد تک اوسط نکالا جا سکتی ہے۔ اور بالعموم وہ صحیح ہوتی ہے۔ مربعے ہوتے ہیں۔ ان کی اوسط مقرر کی جا سکتی ہے۔ قریب قریب کی زمین عموماً ایک جیسی ہوتی ہے۔ اس لئے کسی ایک زمیندار کی آمد کو دیکھ کر کسی دوسرے کی آمد کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے چکوں کی زمین عموماً ایک جیسی ہوتی ہے۔ اس لئے زمینداروں کے متعلق ہم کہہ سکتے ہیں کہ فلاں کی آمد اندازاً ایک ہزار ہے۔ فلاں کی دس ہزار ہے۔ یا اس سے کم ہے یا زیادہ۔

مگر تجارت والوں کے متعلق کوئی اصول مقرر نہیں کیا جا سکتا۔ ایک شہر میں اگر ایک تاجر ایک ہزار روپیہ ماہوار کما رہا ہوتا ہے۔ تو اسی شہر میں دوسرا دس ہزار ماہوار کماتا ہے۔ اور کسی کی آمد سو روپیہ ماہوار ہی ہوتی ہے۔ زمینداروں کی یہ حالت نہیں ہوتی۔ ان کی آمدنیں قریباً ایک اندازہ کے مطابق ہوتی ہیں۔ اسی طرح پیشہ ور لوگ ہیں۔ ان کی آمد کا بھی صحیح اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ سوائے اس کے کہ دیانت کے ساتھ کسی کے اخراجات کے تمام اندازے لگا کر مختلف طریقوں سے اس کی آمد کو معلوم کیا جائے۔ جیسا کہ اسلامی حکومتوں میں ہوا کرتا تھا۔ یہ معلوم کیا جائے۔ کہ اس کے

گھر کا خرچ

کتنا ہے۔ کرایہ مکان اگر ہے تو وہ کتنا ہے۔ شادیوں پر اس نے کتنا خرچ کیا ہے۔ بنکوں میں اس کا کتنا روپیہ جمع ہے۔ پھر اس کی بچت کتنی ہے۔ اس طرح اس کی

آمد کی اوسط

نکالی جا سکتی ہے۔ یہ ساری چیزیں معلوم کرنے کے بعد اصل آمد کا اندازہ لگاؤ۔ اور پھر فیصلہ کرو۔ ابتداً اسلام میں تو یہ ہوتا تھا۔ عمال ہر قسم کی جرح کر لیتے تھے۔ اور اسے برا نہیں منایا جاتا تھا۔ لیکن

ہماری جماعت

میں ابھی اتنا اخلاص پیدا نہیں ہوا۔ کہ اتنی جرح برداشت کی جا سکے۔ آہستہ آہستہ ہی اس کام کی عادت ڈالی جا سکتی ہے۔ مگر ہمیں کچھ نہ کچھ کام شروع تو کر دینا چاہیئے۔ ورنہ ہم جماعت کو اس کی عادت ہی کیسے ڈال سکتے ہیں۔ جماعت کو اس کی عادت ڈالنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ایک حد تک اس کام کو شروع کر دیا جائے ہمارے پاس حکومت تو نہیں ہے کہ اس کے ذریعہ ہم کسی کے اوپر دباؤ ڈال سکیں۔ گورنمنٹ یہ سب کچھ کرتی ہے۔ تو لوگ اسے برا نہیں مناتے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اگر انہوں نے ایسا نہ کیا۔ تو حکومت کی طرف سے اسے سزا ملے گی۔ لیکن جب

دین کا سوال

آتا ہے۔ تو وہ فوراً کہہ دیتے ہیں۔ کہ فلاں نے ہماری ہتک کی ہے۔ حالانکہ چیز وہی ہے۔ فرق صرف اتنا ہی ہے۔ کہ ہمارے ہاتھ میں حکومت نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کی کمزوری ہے۔ لیکن جب کسی کام کو شروع کیا جائے۔ تو اس کی ابتدائی حالت میں اس جیسی کمزوری کا لحاظ کرنا ہی پڑتا ہے۔ عادت پڑ جانے کے بعد پھر کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔ لیکن کوئی کام شروع کرے تو اس کی عادت بھی پڑے گی۔ جب تک کوئی کام شروع ہی نہ کیا جائے۔ اس کی عادت کیسے پڑ سکتی ہے۔ اس کام کی طرف سیکرٹری صاحب مال کو خو یادہ توجہ کرنی چاہیئے۔ اگرچہ یہاں کے

چندوں کی حالت

بعض دوسری جماعتوں کی نسبت اچھی ہے۔ اور مجھے اس جماعت میں بعض دوسری جماعتوں کی نسبت اخلاص بھی اچھا نظر آیا ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ پھر بھی کمی ہے۔ اور ترقی کی کافی گنجائش ہے۔

جو آدمی پہلے ہی اچھا ہو اسے کامل بنانے میں آسانی ہوتی ہے۔ اگر کسی میں پہلے ہی کمزوری پائی جاتی ہے۔ تو اسے کامل بنانے میں بڑی جدوجہد کی ضرورت ہوتی ہے۔ اچھے کو کامل بنانا سہل امر ہے۔ مگر برے کو اچھا بنانا سہل نہیں ہے۔ اس لئے اگر کوئی یہ خیال کرے۔ کہ میں تو پہلے ہی قربانی کر رہا ہوں۔ اور پھر ملامت بھی مجھے کی جاتی ہے۔ تو یہ اس کی بے وقوفی ہے کسی کے اندر اس خیال کا پیدا ہو جانا ہی اس کی بدقسمتی ہے۔ حقیقت یہی ہے۔ کہ توجہ بھی اچھے آدمی کی طرف کی جاتی ہے۔ تا وہ اور ترقی کرے۔ اور اس معیار پر پہنچ جائے۔ کہ وہ

دوسروں کے لئے نمونہ

بن سکے۔ خدا تعالےٰ بھی مخلصوں کی طرف ہی توجہ کرتا ہے۔ مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ کسی بات پر اپنی بیوی کو جھڑکا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہاماً بتایا گیا۔ کہ انہیں کہہ دو۔ کہ اپنی

بیوی سے حسن سلوک

کرے۔ خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ نہیں کہا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب یا مولوی محمد حسین بٹالوی کو یہ کہہ دو۔ کہ وہ اپنی بیوی سے حسن سلوک کرے۔ کہا تو ایک مومن کو جو پہلے ہی خدا تعالےٰ کے حکموں کو بجا لاتا تھا۔ پس ملامت بھی اسے کی جاتی ہے۔ جو پہلے ہی ہدایت کی طرف مائل ہو۔ اور اسے برا منانا بے وقوفی ہے۔ ایسے آدمی کو تو خوش ہونا چاہیئے۔ کہ اس کی عزت کی جا رہی ہے۔ اور اسے

قابل اعتماد

سمجھا جاتا ہے۔ اسے یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ اگر اس کے ساتھ ایسا سلوک کیا جاتا ہے۔ تو صرف اس لئے ہی کیا جاتا ہے۔ کہ تا اسے بلند درجے پر پہونچا دیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ بعض لوگوں کے اندر یہ شبہ پیدا ہوا ہے۔ کہ میں ان کی تعریف بھی کرتا ہوں۔ اور پہلے ان کو ہی کہتا ہوں۔ لیکن میرے نقطہ نگاہ سے یہ ان کی قدر دانی ہے۔ اور میری طرف سے یہ ان پر اعتماد کا اظہار ہے۔

دوسری چیز

تبلیغ

ہے۔ جس کی طرف میں نے جماعت کو توجہ دلائی تھی۔ خطبہ کے بعد مجھے سیکرٹری صاحب تبلیغ ملے تھے۔ جہاں تک ان کی ذات کا سوال ہے۔ وہ بہت اچھا کام کر سکتے ہیں۔ ہو سکتا ہے۔ اس کام کے لئے جماعت میں ان سے بہتر کوئی اور آدمی نہ مل سکتا ہو لیکن مجھ پر جو ان کا اثر ہے۔ وہ یہی ہے کہ وہ خود تو کام کر سکتے ہیں۔ اور خوب اچھی طرح کر سکتے ہیں۔ مگر کسی سے کام کروانا ان کے لئے مشکل امر ہے۔ مجھے یاد ہے جب وہ فوج میں تھے۔ اس وقت بھی وہ اچھی تبلیغ کیا کرتے تھے۔ اب کوئٹہ میں بھی وہ اچھی تبلیغ کر رہے ہیں۔ پانچ سات غیر احمدی

جنہوں نے تبلیغ کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے بھی بتایا ہے کہ ہمیں انہوں نے بھی تبلیغ کی ہے۔ کل ایک نوجوان ملا تھا جب میں نے اُس سے یہ پوچھا تمہیں کس نے تبلیغ کی ہے۔ تو اس نے بھی انہیں کا نام لیا تھا۔ پس جیسا کہ سیکرٹری صاحب کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے

میری رائے

یہی ہے۔ کہ وہ ذاتی طور پر تو اس کام کو کر سکتے ہیں۔ لیکن کسی سے کام لینے کا اُن میں مادہ کم ہے۔ ضروری نہیں کہ یہ مادہ ہر ایک کے اندر پایا جائے۔ میں جب اُن کے ساتھ باتیں کر رہا تھا۔ تو میں دیکھ رہا تھا کہ انہیں شرح صدر حاصل نہیں تھا۔ اُن کے چہرہ پر بشاشت کا نام نہ تھا بلکہ پژمردگی سی نظر آتی تھی۔ اور ایک قسم کی مایوسی چھائی ہوئی تھی۔ یہ طریقہ ٹھیک نہیں ہے ہمیں مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ اپنے اندر

سوچنے کی عادت

پیدا کرنی چاہیئے۔ اور چاہیئے کہ ہم نئے نئے رستے تلاش کریں۔ بجائے اس کے کہ ہم پہلے رستوں کو بھی بند قرار دیں۔ مشکلات کوئی چیز نہیں ہیں۔ مشکلات کے وقت

مومن گھبراتا نہیں

بلکہ اُس کا ایمان بڑھ جاتا ہے اور وہ اور تیز ہو جاتا ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جب سہولت ہوتی ہے۔ تو دم بھی لے لیتا ہے سستا بھی لیتا ہے۔ لیکن مشکلات کا خیال کر کے کام کو چھوڑ نہیں دیتا۔ اور نہ ہی اُس کے سر انجام دینے میں کسی قسم کی سستی سے کام لیتا ہے یہی

انبیاء کی سنت

ہے اور یہی اُن کے اتباع کی سنت ہے میری اپنی فطرت میں ہے۔ کہ مشکلات کے وقت میرا حوصلہ اور بلند ہوتا ہے۔ اور مشکلات کی وجہ سے میرے کسی کام میں روک پیدا نہیں ہوتی۔ بعض دفعہ گھبرا بھی جاتا ہوں لیکن اُس وقت میں یہ سمجھ لیتا ہوں۔ کہ یہ وقت آ گیا ہے کہ ہمارا خدا ہمیں آزمائش میں ڈالے۔ اور یہ کہ ہم بھی اُس کی آزمائش کریں۔ خدا صرف ہم کو ہی آزمائش میں نہیں ڈالتا۔ بلکہ ہم بھی اُس کی آزمائش کرتے ہیں خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ مشکلات کے وقت اپنے بندوں کی نصرت فرماتا ہے۔ مومنوں کے کام آتا ہے۔ غرض جب مشکلات آتی ہیں۔ تو ہمیں موقعہ ملتا ہے۔ کہ ہم اپنے خدا کی آزمائش کریں۔ اور معلوم کریں کہ وہ اپنے وعدوں کو کتنا پورا کرتا ہے وہ ضرور اپنے وعدوں کو پورا کرتا ہے وہ مشکلات میں اپنے مومن بندوں کی نصرت کرتا ہے۔ اس لئے بجائے گھبراہٹ کے ہمارے حوصلے بڑھنے چاہئیں۔ مومن جتنا زیادہ مشکل میں ہوتا ہے۔ اُتنا ہی زیادہ اُس کا حوصلہ بلند ہوتا ہے

جنگ احزاب

کے موقعہ پر دشمن کی تعداد پندرہ ہزار تھی اور اُن کے مقابلہ میں مسلمانوں کا صرف بارہ سو سپاہی تھا۔ ان بارہ سو میں سے بھی پانچ سو سپاہی عورتوں کی حفاظت پر مقرر تھا گویا دشمن سے لڑنے کے لئے صرف سات سو مسلمان تھے۔ یہ مسلمانوں کے لئے

بڑی مشکل کا وقت

تھا۔ حدیثوں اور قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دوسرے لوگ مسلمانوں کو ڈراتے تھے۔ کہ دشمن بہت طاقتور ہے۔ اُس کی تعداد بھی تم سے زیادہ ہے۔ اور پھر وہ کیل کانٹے سے لیس ہے۔ اس لئے تمہیں اس موقعہ پر لڑائی نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ کفار سے صلح کر لینی چاہیئے۔

حدیثوں میں آتا ہے

کہ وہ لوگ یہاں تک کہتے تھے کہ اے مسلمانو! تمہارے لئے اب پاخانہ پھرنے کے لئے بھی کوئی جگہ نہیں ہے۔ تم اپنے آپ کو دشمن کے سپرد کر دو اور اُس کے سامنے ہتھیار ڈال دو اسی میں ہی تمہارا بھلا ہے۔ تمہیں اس سے لڑنے کی طاقت نہیں ادھر مسلمانوں سے یہ کہا جاتا تھا۔ ادھر

مومنوں کے حوصلے

بڑھتے تھے۔ مومن کہتے تھے کہ یہ تو وہی چیزیں ہیں جن کی ہمارے خدا نے پہلے سے ہی خبر دے رکھی ہے تو دیکھو اُس وقت مسلمان گھبرا نہیں گئے تھے۔ بلکہ اُن کے حوصلے اور بلند ہو گئے تھے اور خدا تعالیٰ کے وعدوں پر یقین نے اُن کی ہمتوں کو بڑھا دیا تھا۔ مشکلات میں اپنے کاموں کو کون چھوڑ دیتا ہے۔ معمولی گھروں میں بھی بیوی اگر کوئی بات کہتی ہے اور خاوند اس پر جرح کرتا ہے۔ تو بیوی اپنی بات پر اڑ جاتی ہے اور اگر مرد کوئی بات کہتا ہے اور بیوی اُس پر جرح کرتی ہے۔ تو بعض دفعہ مرد اپنی بات پر اڑ جاتا ہے۔ در حقیقت

انسانی فطرت

میں ہی یہ بات رکھی گئی ہے کہ وہ اپنی بات پر اڑ جائے۔ اور یہ چیز نہایت ضروری ہے ورنہ سچائی پر بھی انسان نہ اڑتا اور وہ اس بارہ میں کمزوری دکھاتا۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے انسان کے اندر یہ مادہ رکھا ہے کہ وہ اپنی بات پر اڑ جائے۔ لیکن بعض لوگ اس کا غلط استعمال کرتے ہیں۔ اور صداقت کو قبول نہیں کرتے

ہمارا فرض

ہے۔ کہ ہم ہر ممکن کوشش کریں اور صداقت کو اُن سے منوائیں۔ اگر ہم ایسا کر لیتے ہیں تو لازمی بات ہے کہ کسی نہ کسی دن وہ صداقت کو قبول کر لیں گے۔

میں تو ایک ہی بات جانتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس زمانہ میں لوگوں کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ اور آپ سے وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ آپ کی تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچائے گا۔ اگر خدا کی یہ بات سچی ہے۔ تو ہم اپنی اس بات میں کہ لوگ تبلیغ کو نہیں سنتے۔ جھوٹے ہیں اور اگر ہم سچے ہیں۔ تو پھر خدا تعالیٰ جھوٹا ہے۔ دونوں باتوں میں سے ایک تو ضرور ہے۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے مقابلہ پر آ جائے۔ تو اسے

اپنی غلطی

مان لینی چاہیئے۔ اور یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ اُس کی رائے غلط ہے۔ خدا تعالیٰ جو کہتا ہے وہی صحیح ہے۔ تبلیغ کے بارہ میں بھی ہمیں اپنے آپ کو جھوٹا قرار دینا پڑے گا۔ اور خدا تعالیٰ کو ہی سچا قرار دینا پڑے گا۔ اگر ایسا نہیں تو خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ کیوں کہا۔ کہ وہ آپ کی تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ آپ کے ماننے والوں کو

تمام دنیا پر غلبہ

عطا کرے گا۔ اور یہ کہ باقی لوگ ادنیٰ حالت میں ہو جائیں گے۔ اگر یہ سب کچھ ٹھیک ہے تو کیوں نہ اصدق الصادقین خدا کو سچا سمجھا جائے۔ خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ وہ آپ کی تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ اور ہم کہتے ہیں۔ کہ لوگ تبلیغ کو سنتے ہی نہیں یہ کیسے درست ہو سکتا ہے۔ درحقیقت ہم کوشش ہی نہیں کرتے۔ ہم محنت نہیں کرتے ہم جھوٹے ہیں اور ہمارا خدا سچا ہے۔ غرض جماعت کو اس کی طرف بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔

میں سمجھتا ہوں

مومن کا کام

ہے کہ وہ دماغ سے کام لے۔ مگر ہماری جماعت میں دماغ سے کام لینے کی ابھی عادت پیدا نہیں ہوئی۔ تبلیغ کرنا مشکل نہیں۔ ہم میں سے ہر ایک تبلیغ کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ اپنے دماغ سے کام لے۔ مجھے ہزارہا غیر احمدی ملے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ احمدی بولتے بہت زیادہ ہیں۔ اور یہ سچ ہے جب کوئی احمدی بولنے لگ جاتا ہے۔ تو پھر وہ چپ کرنے کا نام ہی نہیں لیتا۔ اور اگر موقعہ ملے تو مخاطب کو اتنا تنگ کرتا ہے۔ کہ اُسے اپنی جان چھڑانی مشکل ہو جاتی ہے۔ مگر مصیبت یہ ہے کہ وہ بولتا ہی نہیں۔ اگر بولے تو پھر دوسرے کے لئے پیچھا چھڑانا مشکل ہو جائے۔

ہماری مثال

تو ایسی ہے۔ جیسے کہتے ہیں۔ مردہ بولے۔ کفن پھاڑے۔ اُس غریب کو قضائے حاجت کے لئے جانا ہوتا ہے۔ نوکری کا وقت تنگ ہو رہا ہوتا ہے۔ اور بھی مختلف کام ہوتے ہیں۔ جو اُسے کرنے ہوتے ہیں۔ مگر یہ ہے کہ اُس کا

پیچھا نہیں چھوڑتا

اور چپ کرنے کا نام ہی نہیں لیتا۔ درست اگر اعتدال سے کام لیں تو بڑا فائدہ ہو سکتا ہے۔ نہیں اس طرح کہو کہ دیکھو بھئی۔ اگر یہ سچائی ہے تو اسے مانو اور اگر تم سمجھتے ہو کہ یہ سچائی نہیں۔ تو پھر مجھے سمجھاؤ۔

چوہدری محمد اشرف صاحب

خلف الرشید جناب چوہدری صادق علی صاحب مرحوم جو حال ہی میں یورپ سے واپس تشریف لائے ہیں کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک ارشاد کی تعمیل میں جہلم تار دیا گیا تھا۔ مگر وہاں سے جواب آیا۔ کہ چودھری صاحب مری تشریف لے گئے ہیں۔ اور اُن کا پتہ معلوم نہیں۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے کہ چوہدری صاحب خود یا اُن کا پتہ جاننے والے کوئی دوست ہمیں فوراً اُن کے پتہ سے اطلاع دیں اُن سے نہایت ضروری کام ہے (وکیل التبشیر ۱۸ میکلیگن روڈ۔ لاہور)

اعانت

برادرم مکرم سید سعید حسن صاحب باڈی ڈریولیس ٹانڈہ ضلع گجرات نے تین ماہ کا چندہ اعانت میں عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا ہے۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء امید ہے۔ کہ دوسرے احباب بھی اس طرف توجہ فرما کر ثواب دارین حاصل کریں گے (خاکسار محمد عبد اللہ اعجاز مینیجر الفضل لاہور)

میں سمجھتا ہوں۔ دوست صحیح طور پر کام کریں تو ان کی تبلیغ بہت زیادہ مؤثر اور مفید ہو سکتی ہے۔ ان میں تبلیغ کرنے کی تو قابلیت پائی جاتی ہے۔ لیکن سوچنے اور غور کرنے کی عادت نہیں پائی جاتی۔ اگر دوست سوچیں اور غور کریں تو نئی نئی تدبیریں ان کے ذہن میں آئیں گی اور

تبلیغ کے نئے نئے رستے

وہ تلاش کر لیں گے قرآن مجید میں بار بار یعقلون یتفکرون۔ اور یذکرون کے الفاظ آتے ہیں ان سب کے معنے سوچنے اور غور کرنے کے ہی ہیں۔ سوچنے اور غور کرنے سے کوئی نہ کوئی ایسا طریقہ نکل آئے گا۔ جس سے ہم دوسرے کو اپنی بات منوا سکیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکدفعہ کفار کی دعوت کی۔ کفار آپ کی باتیں نہیں سنتے تھے۔ آپ نے انہیں دعوت پر بلایا۔ تا اس طرح انہیں اپنی باتیں سنا سکیں وہ سب کھانا کھانے کے لئے آ گئے۔ دعوت کو کون چھوڑتا ہے۔ عرب لوگوں میں یہ عادت تھی۔ کہ وہ دعوت پر مرتے تھے۔ بعض قومیں بڑی حوصلہ مند ہوتی ہیں۔ مگر وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر مر جاتی ہیں

عرب لوگ

دعوتوں پر مرتے تھے۔ غرض کفار آئے اور انہوں نے کھانا کھایا۔ کھانا کھانے کے بعد حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تبلیغ کے لئے اٹھے آپ نے ابھی تشہد بھی پڑھا تھا کہ میدان خالی ہو گیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب گھر تشریف لے گئے۔ تو آپ نے اپنی بیویوں۔ غلاموں (غلام تو وہ نہیں تھے۔ آزاد کردہ تھے۔ لیکن اپنے آپ کو وہ غلام سمجھتے تھے) اور گھر کے دوسرے افراد سے ذکر کیا۔ کہ یہ تو بڑی مشکل ہے۔ کہ کفار ہماری بات نہیں سنتے۔ گھر پر بلایا دعوت بھی کی۔ جب تبلیغ کے لئے اٹھا۔ تو وہ سب چلے گئے۔ حضرت علی رضہ نے فرمایا۔ یا رسول اللہ۔ آپؐ نے انہیں پہلے کھانا کیوں کھلایا۔ آپ پہلے تبلیغ کرتے اور پھر کھانا کھلاتے۔ اب دیکھو اس بچے نے عقل کی بات کہی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ

معقول بات

ہے۔ آپ نے کفار کو پھر دعوت پر بلایا اور روٹی کھلانے سے پہلے تبلیغ شروع کر دی وہ دعوت کو چھوڑ کر کس طرح جا سکتے تھے۔ ہنڈیوں کی خوشبو آ رہی تھی۔ جو انہیں اٹھنے نہیں دیتی تھی۔ کفار کھانے کا انتظار کرتے رہے اور آپ تبلیغ کرتے رہے اور اس طرح کفار کو اپنی باتیں سنانے میں آپ کامیاب ہو گئے۔ دیکھو یہ

ایک تدبیر

تھی جو ایک بچے کے ذہن میں آ گئی اور اس نے آپ کو سمجھا دی۔ حقیقت یہی ہے کہ سوچنے اور غور کرنے سے مختلف تدبیریں ذہن میں آ جاتی ہیں اور مختلف رستے ایسے نکل آتے ہیں جن پر چل کر انسان کامیاب ہو سکتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

صلح حدیبیہ کے

موقعہ پر عمرہ کے لئے جب مکہ کو تشریف لے گئے۔ تو کفار نے آپؐ کو عمرہ کرنے سے روک دیا۔ اور آپؐ کو بغیر عمرہ کے واپس آنا پڑا۔ یہ پہلے سے پیشگوئی تھی اور خبر تھی کہ آپؐ عمرہ کریں گے۔ صحابہ رضہ سر منڈائیں گے۔ اور قربانیاں ذبح کریں گے۔ مگر کفار نے عمرہ نہ کرنے دیا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کی اس بات کو مان لیا کہ آپ اگلے سال عمرہ کریں۔ صحابہ رضہ کو اس بات سے بہت صدمہ ہوا۔ انہوں نے کہا۔ یا رسول اللہ ہماری تلواریں میانوں سے نکل رہی ہیں۔ حکم ہو تو ہم مکہ والوں سے لڑائی کریں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اصحاب الفیل

والے خدا نے ہمیں ایسا کرنے سے روک دیا ہے خدا کا یہی منشاء ہے کہ ہم مکہ میں صلح کے ساتھ داخل ہوں۔ صحابہ رضہ کے لئے یہ بڑی ٹھوکر اور ابتلاء کا موجب تھا۔ صحابہ رضہ کو اتنی ٹھوکر لگی۔ کہ حضرت عمر رضہ فرماتے ہیں۔ مجھے اسوقت ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ میں اس صدمہ کی وجہ سے پاگل ہو جاؤں گا۔ میں گھبرا کر حضرت ابوبکر رضہ کے پاس آیا۔ انہوں نے مجھے سمجھایا۔ مگر مجھے تسلی نہ ہوئی۔ پھر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا۔ اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ کیا خدا قادر خدا نہیں۔ آپؐ نے جواب دیا۔ خدا ہے پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپؐ اس کے سچے نبی نہیں آپؐ نے فرمایا۔ کیوں نہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر

خدا کے وعدے

کہاں گئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا نے وعدہ تو کیا تھا کہ تم عمرہ کرو گے۔ مگر خدا نے یہ تو نہیں کہا تھا۔ کہ اس سال ہی عمرہ ہو گا۔ ہمیں سمجھنے میں غلطی لگی ہے۔ خدا کے وعدے تو جھوٹے نہیں

صلح کے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو حکم دیا۔ کہ اپنی قربانیاں ذبح کر دو فقہاء میں اس بارہ میں اختلاف ہے کہ آیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم حرم میں داخل ہوئے تھے یا نہیں۔ بعض فقہاء کے نزدیک وہ جگہ جہاں آپ نے ڈیرا لگایا تھا۔ حرم میں داخل ہے۔ اور بعض فقہاء کے نزدیک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم حرم میں داخل نہیں ہوئے تھے۔ آگے پھر اختلاف ہے کہ اگر کوئی حج اور عمرہ کے لئے جائے۔ اور پھر وہ کسی وجہ سے روکا جائے تو آیا وہ قربانی کرے یا نہ کرے۔ جن فقہاء کے نزدیک حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حرم میں داخل ہوئے تھے۔ ان کے نزدیک اگر وہ حرم میں داخل ہو۔ تو قربانی کرے اور اگر حرم میں نہ ہو۔ تو قربانی حرم میں بھجوائے لیکن جن فقہاء کے نزدیک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم حرم میں داخل نہیں ہوئے تھے اور وہ جگہ جہاں آپ کا ڈیرہ تھا۔ حرم سے باہر تھی وہ کہتے ہیں۔ کہ حاجی یا عمرہ کرنے والا جس جگہ بھی روکا جائے۔ خواہ وہ جگہ حرم سے کتنی دور ہی کیوں نہ ہو۔ وہ وہاں قربانی کرے۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب عمرہ سے روکے گئے۔ اور آپؐ حرم سے باہر تھے، تو آپؐ نے قربانی کی۔ یہ

یہ ایک اختلافی مسئلہ

ہے۔ بہر حال جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم عمرہ سے روکے گئے تو آپؐ نے صحابہ رضہ کو حکم دیا۔ کہ قربانیاں ذبح کر دو۔ آپؐ نے ایک دفعہ کہا۔ دو دفعہ کہا۔ مگر صحابہ رضہ جو آپؐ کے ایک ادنیٰ سے اشارے پر جان دے دیتے تھے۔ ان میں کوئی حرکت پیدا نہ ہوئی۔ وہ سب دور بیٹھے تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ آج وہ کفار کے سامنے ذلیل ہو گئے ہیں۔ اور ان کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم خاموشی سے اپنے خیمہ میں تشریف لائے اور اپنی بیوی سے جو ساتھ تھیں کہا کہ یہ

عجیب بات

ہے میں نے صحابہ رضہ سے کہا ہے۔ قربانیاں ذبح کر دو۔ مگر ان پر میری بات کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ پہلے تو انہوں نے کبھی میری نافرمانی نہیں کی۔ انہوں نے جواب دیا۔ یا رسول اللہ جانے بھی دیجئے۔ صحابہ رضہ کو تو آپؐ سے عشق ہے اس صدمہ کی وجہ سے ان کی عقلیں ماری گئیں۔ ورنہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ صحابہ رضہ آپؐ کی نافرمانی کریں۔ میں آپ کو ایک تدبیر بتاتی ہوں۔ آپؐ کسی سے بات نہ کیجئے اور سیدھے جا کر اپنی قربانی کو ذبح کر دیجئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب یہ مشورہ سنا تو فرمایا بات تو معقول ہے۔ آپؐ نے کسی سے بات نہیں کی۔ اور صحابہ رضہ کے درمیان سے گذرتے ہوئے سیدھے اپنی قربانی کے پاس گئے۔ اور اسے ذبح کرنا شروع کر دیا۔ آپؐ نے قربانی کو ذبح کرنے کے لئے چھری اٹھائی ہی تھی کہ صحابہ رضہ دیوانہ وار اپنی قربانیوں کی طرف دوڑے۔ اور انہیں ذبح کیا۔ تو دیکھو آپ کی ایک بیوی نے سوچ کر

ایک نیا رستہ

نکال لیا۔ پس سوچنے اور غور کرنے سے نئی نئی تدبیریں ذہن میں آ جاتی ہیں۔ پھر ہمیں تو انعام ہی اس بات کا ملنا ہے کہ ہمارے سامنے دیواریں کھڑی ہوں گی۔ ہم نے ان پر سے کودنا ہے۔ چھلانگیں مارنی ہیں۔ اگر ہم دیوار کو دیوار سمجھ کر بیٹھ جائیں۔ تو پھر ہمیں انعام کس چیز کا ملنا ہے کوئٹہ کی جماعت کو ایک

بہت بڑی اہمیت

حاصل ہے۔ جو پاکستان کی دوسری جماعتوں کو حاصل نہیں۔ کم از کم جب سے پاکستان ملا ہے۔ ایک لحاظ سے انہیں اہمیت حاصل ہو گئی ہے۔ برٹش بلوچستان جو اب پاکی بلوچستان ہے۔ کی کل آبادی پانچ یا چھ لاکھ ہے۔ یہ آبادی اگرچہ دوسرے صوبوں کی آبادی سے کم ہے۔ مگر بوجہ ایک یونٹ ہونے کے اسے بہت بڑی اہمیت حاصل ہے۔ دنیا میں جیسے افراد کی قیمت ہوتی ہے۔ یونٹ کی بھی قیمت ہوتی ہے

مثال کے طور پر

امریکہ کی کانسٹیٹیوشن ہے۔ وہاں اسٹیٹس سینیٹ کے لئے اپنے ممبر منتخب کرتی ہیں۔ اور افراد نمائندہ پارلیمنٹ کے لئے اپنے ممبر منتخب کرتے ہیں اور یہ نہیں دیکھا جاتا۔ کہ کسی سٹیٹ کی آبادی دس کروڑ ہے۔ یا ایک کروڑ ہے۔ سب سٹیٹس کی طرف سے برابر ممبر لئے جاتے ہیں۔ غرض پاکی بلوچستان کی آبادی ۵-۶ لاکھ ہے اور اگر ریاستی بلوچستان کو ملا لیا جائے۔ تو اس کی آبادی ۱۱ لاکھ ہے لیکن چونکہ یہ ایک یونٹ ہے۔ اس لئے اسے بہت بڑی اہمیت حاصل ہے۔ زیادہ آبادی کو تو احمدی بنانا مشکل ہے۔ لیکن تھوڑے آدمیوں کو احمدی بنانا کوئی مشکل نہیں۔ پس جماعت اس طرف اگر پوری توجہ دے۔ تو اس صوبہ کو بہت جلد احمدی بنایا جا سکتا ہے۔

اللہ تعالےٰ نے جو کام ہمارے سپرد کیا وہ کسی اور امت کے سپرد نہیں کیا پہلے انبیاء میں سے کوئی نبی ایک لاکھ کی طرف آیا۔ کوئی نبی دو لاکھ کی طرف آیا۔ اور کوئی دس لاکھ کی طرف آیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قوم سوا لاکھ تھی یا ہو سکتا ہے

عرب کی آبادی

آپؐ کے زمانہ میں دو تین لاکھ ہو۔ پس یہی آپؐ کے پہلے مخاطب تھے۔ لیکن ہمارے چھٹتے ہی ۲۴ کروڑ مخاطب ہیں۔ اور بادر کھو تبلیغ اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک ہماری بیس (base) مضبوط نہ ہو پہلے بیس مضبوط ہو۔ تو پھر تبلیغ پھیلتی ہے پس پہلے اپنی بیس (base) مضبوط کرو۔ کسی نہ کسی جگہ اپنی بیس (base) بنا لو۔ کسی ملک میں ہی بنا لو

مگر جب تک ہم تبلیغی طور پر محفوظ نہیں ہو جاتے ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ہمارے سپرد بہت بڑا کام ہے۔ جسے ہم نے کرنا ہے میں تو بار بار خدا سے کہتا ہوں۔ کہ

اے خدا!

پہلے انبیاء کی امتوں کو ہماری چالیس کروڑ کی امت سے کیا نسبت، ؟ پہلے انبیاء میں بعض نبی تو دس دس ہزار کی طرف آئے۔ بعض ایک ایک قبیلہ کی طرف آئے اور بعض ایک ایک شہر کی طرف آئے۔ یونا نبی نینوا شہر کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ جس کی آبادی ایک لاکھ تھی۔ لیکن ہمارے مخاطب چالیس کروڑ ہیں سو وہاں اگر ایک آدمی مخاطب تھا۔ تو یہاں چار ہزار مخاطب ہیں۔ ہمارا وسعت کا فرق ہے۔ زبانوں کا فرق ہے۔ علاقے کا فرق ہے۔ حالات مختلف ہیں۔ میں تو سمجھتا ہوں۔ کہ میرے اس سوال کے جواب میں ہی اللہ تعالےٰ نے ہمیں پاکستان دیا ہے۔ کہ لو ہم تمہارے علاقے کو چھوٹا کر دیتے ہیں ہمیں (Base) کو چھوٹا کر دیتے ہیں

مغربی پاکستان کی آبادی

تین کروڑ ہے اور سارے پاکستان کی آبادی سات کروڑ ہے۔ اور یہ ایک بہت بھاری فرق ہے۔ لیکن اگر ہم صوبوں کو لیں تو پنجاب کی بجائے تین کروڑ کے ایک کروڑ ۸۰ لاکھ کی آبادی ہے سندھ کی ساٹھ لاکھ کی آبادی ہے۔ بلوچستان میں تو صرف پانچ چھ لاکھ انسان بستا ہے اس میں بڑی مشکل سے دو تین ہزار احمدی ہیں۔ اگر ہم سارے صوبہ کو احمدی بنا لیں تو کم از کم ایک صوبہ تو ایسا ہو جائیگا۔ جس کو ہم اپنا صوبہ کہہ سکیں گے۔ اور یہ بڑی آسانی کے ساتھ ہو سکتا ہے کوئی مشکل نہیں ہے۔ در حقیقت مقامی لوگوں کو اس وقت تک مخاطب نہیں کیا گیا۔ میں نے ایک دوست سے پوچھا۔ کہ یہاں جو مبلغ آتا ہے وہ تمہارے پاس ہی بیٹھا رہتا ہے۔ یا ملکی آدمیوں کو تبلیغ بھی کرتا ہے اس نے صاف جواب دیا۔ ہمارے پاس جو مبلغ آتا ہے۔ وہ ان کی طرف نہیں جاتا ہماری ہی جماعت میں رہتا ہے یا ہندوستانیوں اور پنجابیوں میں تبلیغ کرتا ہے۔ مگر حقیقت یہی ہے۔ کہ جب تک مقامی باشندوں کو تبلیغ کی جائے۔ اس وقت تک تبلیغ کامیاب نہیں ہو سکتی

ایسٹ افریقہ

میں ہماری جماعت بہت مضبوط تھی۔ مگر مقامی باشندوں میں تبلیغ نہیں کی جاتی تھی۔ یہ کہہ دیا جاتا تھا۔ کہ مقامی باشندے ہماری بات ہی نہیں سنتے۔ میں انہیں یہی کہتا تھا۔ کہ تم اپنی بات انہیں سناتے ہی نہیں ہو۔ اس لئے کہ پنجابیوں میں اپنی زبان میں تبلیغ کر لینا زیادہ آسان ہے۔ ہندوستانیوں میں تبلیغ کر لینا زیادہ آسان ہے۔ میں نے

شیخ مبارک احمد صاحب

کو ہدایت دی کہ وہ افریقنوں میں بھی تبلیغ کی طرف توجہ دیں اور خدا تعالےٰ نے انہیں توفیق دی۔ ہمارے ایک نوجوان جو وہاں کام کرتے تھے۔ انہوں نے زندگی وقف کر دی۔ میں نے لکھا۔ انہیں وہیں رکھ لو۔ وہ مولوی فاضل بھی تھے۔ شیخ مبارک احمد صاحب نے زائد آدمی مل جانے پر میری ہدایت کے مطابق انہیں

افریقنوں میں تبلیغ

پر لگا دیا۔ چھ سات ماہ کے بعد دو چار افریقن جماعت میں داخل ہو گئے۔ پھر انہیں چاٹ لگ گئی۔ اب خط آیا ہے۔ کہ وہاں ایک آدمی کے ذریعہ چالیس افریقن احمدیت میں داخل ہو گئے ہیں۔ وہاں اب ہمارے کافی مبلغ کام کر رہے ہیں۔ ویسٹ افریقہ میں ہزاروں مقامی لوگ جماعت میں داخل ہیں۔ غرض جب تک مقامی لوگوں میں تبلیغ نہیں کی جاتی۔ اس وقت تک تبلیغ کے کوئی معنے ہی نہیں۔ باہر کے لوگ آئے اور چلے گئے یا کسی وقت ملک کے لوگوں کو جوش آیا۔ تو انہیں نکال دیا۔ مگر مقامی لوگوں کو تو وہ نہیں نکال سکتے۔ اس لئے

تبلیغ کا زور

زیادہ مقامی لوگوں پر دینا چاہیئے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس طرف بہت کم توجہ دی گئی ہے میرے خیال میں اگر اس طرف توجہ دی جاتی۔ اور قصبات میں چند دیہاتی مبلغ مقرر کئے جاتے تو بہت کامیابی ہو سکتی تھی۔ خواہ اس پر کچھ عرصہ لگ جاتا۔ لیکن جب ایک دو یا تین مقامی دوست احمدی ہو جاتے۔ تو وہ پھر کام کو سنبھال لیتے۔

ابتداء میں تبلیغ مشکل ہوتی ہے مگر جب شروع ہو جاتی ہے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا

دریا کا بند

ٹوٹ گیا ہے۔ سو کوشش کرو۔ تا یہ صوبہ تمہارا بن جائے۔ مقامی لوگوں میں تبلیغ کرو میں سمجھتا ہوں۔ کہ اگر دوست قربانی کریں۔ تو اس صوبہ میں پانچ سات سال کے عرصہ میں احمدیوں کی کثرت ہو جائے گی یا ہماری جماعت صوبہ کا ایک معتد بہ حصہ ہو جائے گی۔ تو پھر اسے نظر انداز نہیں کیا جا سکے گا۔ یہاں ایک لاکھ بھی احمدی ہو جائیں۔ تب بھی جماعت کو ایک بہت بڑی پوزیشن حاصل ہو جائے گی۔ ضلع گورداسپور میں ۷ ہزار احمدی تھے۔ لیکن ضلع کی آبادی ۱۲ لاکھ تھی مگر باقی بلوچستان میں یا سارے بلوچستان میں ہی اتنے احمدی ہو جائیں تو یہ ایک ایسی تعداد ہو گی۔ جس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا پس میں جماعت کو اسباب کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ صحیح طور پر کوشش کریں اور مقامی دوستوں میں زیادہ سے زیادہ تبلیغ کریں۔ خدا تعالےٰ نے انہیں

شاندار موقعہ

عطا فرمایا ہے۔ اس سے پورے طور پر فائدہ اٹھائیں۔ دنیا میں ہر ایک کوشش کرتا ہے کہ وہ اعلےٰ نمبر حاصل کرے۔ اور اس کے لئے بعض وقت اپنی جان قربان کر دیتا ہے۔ ایک کمبخت حج کے لئے گیا۔ اس نے سوچا۔ کہ وہ کوئی ایسا کام کرے۔ جو کسی نے نہ کیا ہو۔ اس نے

آب زمزم

میں پیشاب کر دیا۔ کیونکہ یہ کام کسی اور نے نہیں کیا تھا۔ لوگوں نے اسے مارا۔ اور پیٹا مگر اس نے جو کرنا تھا وہ تو کر ہی دیا تھا۔ غرض بعض دفعہ نام حاصل کرنے کے لئے انسان گندہ سے گندہ کام بھی کر لیتا ہے۔ پھر ان لوگوں کی کتنی ذمہ واری ہے۔ جو اعلیٰ مقصد کے لئے کھڑے ہیں۔ آپ لوگوں نے ہدایت کو پھیلانا ہے اور یہ ایک

عظیم الشان کام

ہے۔ اور اس کے لئے آپ کو ہر ممکن قربانی پیش کرنے میں دریغ نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ آپ کے لئے عمدہ موقعہ ہے۔ اس سے فائدہ اٹھائیں اور کسی قسم کی سستی نہ کریں شاید آپ کی کوئی نیکی تھی۔ جس کا بدلہ خدا نے آپ کو دیا ہے۔ کہ وہ مجھے یہاں لے آیا تا میں آپ کو ہوشیار کروں۔ اور جگاؤں۔ آپ لوگوں کے لئے یہ عمدہ موقعہ ہے۔ اسے ضائع نہ ہونے دیں۔ پس تبلیغ کرو۔ اور تبلیغ کے ذریعہ بلوچستان کو اپنا صوبہ بنا لو۔ تا تاریخ میں آپ کا نام رہے۔ اور ہمیشہ کے لئے آپ اول رہیں۔ یہ تو بڑا علاقہ ہے میں تو اپنے مبلغوں سے کہا کرتا ہوں کہ کوئی دس مربع میل کا ہی جزیرہ لے لو اور اسے احمدی کر لو۔ کوئی ایک جگہ تو ایسا پیدا کر لو۔ جہاں احمدیت غالب ہو۔ خواہ وہ کتنی چھوٹی سے چھوٹی جگہ ہی کیوں نہ ہو۔ احمدیت کو قدم جمانے کے لئے وہاں موقعہ مل جائے گا پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ نے انہیں

عظیم الشان مقام

عطا فرمایا ہے۔ ۱۳۰۰ سو سال کے بعد دنیا کی ہدایت کے لئے جسے اللہ تعالےٰ نے مبعوث کیا۔ اور جس کے ساتھ اسلام کی فتح وابستہ کر دی اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کی اشاعت اور آپ کی حکومت کے قیام کا کام جس کے سپرد کیا۔ جس شخص کی تمام پہلے انبیاء خبریں دیتے آئے تھے۔ اسے قبول کرنے کی انہیں توفیق دی ہے۔ اور ان کے لئے یہ عمدہ موقعہ ہے۔ کہ وہ اس کی

پاک تعلیم

کو جو در حقیقت اس کے آقا اور سردار محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہے دنیا میں پھیلائیں اس موقعہ کو ضائع کر دینے والا یقیناً بیوقوف ہے۔

ہمیں کیا کرنا ہے؟

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت تو کوئی معمولی جماعت نہیں۔ ہمارا دعوےٰ ہے کہ ہماری جماعت زندہ اور بیدار جماعت ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اگر ہم اب تک بیدار نہیں ہوئے تو کونسی اور چیز ہوگی جو آکر ہمیں بیدار کرے گی۔ ہم نے دنیا کے دلوں کو فتح کرنا ہے۔ تو بیداری سے فتح کرنا ہے ہم نے دوسرے لوگوں میں عقل سے کام لینے کا احساس پیدا کرنا ہے محنت اور قربانی کرنیکا احساس پیدا کرنا ہے اور جب ہم ایسا کرنے میں کامیاب ہو گئے تبھی ہم خدا کے فضلوں کے وارث ہوں گے۔ اور تبھی ہم اس کے فضل کو جذب کر سکیں گے"

مالی قربانی کے متعلق حضور کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ مئی ۵۴ء نظارت بیت المال کی طرف سے علیحدہ بھی طبع کروا کر جماعتوں کو بھجوایا جا چکا ہے۔ اگر کسی جماعت کو یہ خطبہ نہ ملا ہو۔ تو نظارت ہذا سے منگوا سکتی ہے

(نظارت بیت المال)

کوئٹہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

ایک عیسائی کا قبول اسلام

کوئٹہ ۵/ ۸ ۔ آج درس القرآن شروع ہونے سے قبل ایک عیسائی دوست نے بیعت کی۔ اس کے بعد حضور نے درس سورۃ کوثر دیا اور اس درس میں حضور نے نہایت ہی لطیف انداز میں اسلامی عبادت نماز کو دیگر مذاہب کی عبادتوں پر افضل اور برتر ثابت کیا۔ فرمایا مذہب اسلام تمام اقوام عالم کے لئے ہے اسی طرح اس کی عبادت نماز بھی۔ اس لئے نماز میں تمام حرکات ایسی رکھی گئی ہیں۔ جو کسی نہ کسی میں تعظیم کی علامت ہیں۔ مثلاً بعض اقوام میں جھکنا۔ بعض میں سیدھے کھڑے ہو جانا۔ بعض میں ہاتھ باندھنا۔ بعض میں سجدہ کرنا تعظیم کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے ہر قوم کے جذبات کو مدنظر رکھتے ہوئے نماز میں تمام تعظیمی حرکات کو اکٹھا کر دیا تاکہ ہر قوم کے افراد کو یہ عبادت بجا لانے میں آسانی رہے۔

۸/۶ جمعہ کی نماز پارک ہاؤس میں ہوئی خطبہ جمعہ میں حضور نے فرمایا میں نے دیکھا ہے کہ سہولت کے میسر ہونے کی وجہ سے کئی احباب جماعت ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور روزے نہیں رکھتے۔ جب رمضان گذر جاتا ہے۔ تو جتنے روزے رہ گئے ہوئے ہیں۔ انہیں کبھی بھی رکھنے کی طرف توجہ نہیں کرتے جنہوں نے اپنی غفلت کی وجہ سے روزے چھوڑ دیئے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ توبہ اور استغفار کریں اور جتنے روزے رہ گئے ہوں انہیں پھر رکھیں حکم تو یہی ہے کہ سال ختم ہونے سے قبل اور اولین فرصت میں روزے رکھے جائیں لیکن اس میں بھی کوئی حرج نہیں اگر غفلت اور نافہمی کی وجہ سے چھ ماہ کے روزے بقایا ہوں تو وہ رکھے جائیں۔ مگر ان روزوں کی قضاء کبھی نہیں ہو سکتی جو دیدہ دانستہ بغیر کسی وجہ کے چھوڑے گئے ہوں۔ ایسے شخص کے اعمال کا حساب کتاب نئے سر سے شروع ہو گا جس وقت وہ توبہ کرے گا۔

نماز جمعہ کے بعد حضور مجلس میں تشریف فرما رہے احباب جماعت بعض غیر احمدی معزز احباب کو حضور کی ملاقات کے لئے لائے ہوئے تھے۔ ان کی ملاقات اور ان کا تعارف وہیں کرایا گیا۔ بعد ازاں حضور نے تجارت کے متعلق مقامی جماعت کے احباب کو مفید مشورے دیئے۔ اس کے بعد نماز عصر پڑھائی اور اندرون خانہ تشریف لے گئے

پونے سات بجے اجتماعی دعا کا وقت تھا احباب جماعت یہاں جمع تھے۔ حضور تشریف لائے اور دعا کی گئی (اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری)

اے دوستو پیارو عقبیٰ کو مت بسارو
کچھ زاد راہ لیلو۔ کچھ کام میں گذارو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مندرجہ بالا شعر ہمیں یہ اشارہ کرتا ہے۔ کہ ہم آخرت کو نہ بھولیں۔ اس زمانہ میں اپنی آمد اور جائداد کی وصیت کرنا حضرت اقدس کے مندرجہ بالا ارشاد کی تعمیل کرنا ہے۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ جودھامل بلڈنگ لاہور)

باجلاس چوہدری عطا محمد صاحب تحصیلدار فی الحال اسسٹنٹ کلکٹر صاحب بہادر

درجہ اول تحصیل سنگھڑ مقام تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازیخاں (مغربی پنجاب)

تقسیم نمبر مقدمہ ۴۸/۲۵

اللہ وسایا خان ولد محمد یار خان بلوچ بلغانی سکنہ سوکڑ تحصیل سنگھڑ ضلع ڈیرہ غازیخان ۔۔۔ مدعی

بنام

مسماۃ لوٹہ بیدی بائی بیوہ دلو رام گوسائیں سکنہ گھال تحصیل سنگھڑ حال ہندوستان ۔۔۔ مدعا علیہا

دعویٰ تقسیم اراضی ۵/۱۵ حصہ کھاتہ ۲۲۵/۲۴۳ بند بنجکنی واقع موضع سوکڑ تحصیل سنگھڑ ضلع ڈیرہ غازیخان بنام مسماۃ لوٹہ بیدی بائی بیوہ دلو رام گوسائیں سکنہ گھال تحصیل سنگھڑ حال ہندوستان مقدمہ مندرجہ صدر میں مدعا علیہا چونکہ ہندوستان کی سکونتی ہے۔ اس پر تعمیل اطلاعنامہ معمولی طریقہ سے محال ہے۔ لہذا بذریعہ اخبار مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہا بتاریخ ۲۲/ ۸ بمقام تونسہ شریف بعدالت مذا حاضر آوے۔ ورنہ بعدم حاضری مدعا علیہا کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی

آج بتاریخ ۱۲/ ۸ برثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم ۔۔۔ مہر عدالت

رقوم بلاتفصیل اور فیصلہ مشاورت

عہدہ داران مال اور احباب جماعت ہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۳۷ء کا فیصلہ دربارہ رقوم بلاتفصیل درج کیا جاتا ہے:۔

"اگر کوئی رقم ایسی موصول ہو جائے۔ جس کی بابت یہ تصریح فرستندہ کی طرف سے نہیں کہ وہ کس مد میں درج کی جائے۔ اگر ایسی رقم بیرون ہند سے وصول ہوئی تو چھ مہینہ کے انتظار کے بعد۔ اور اگر اندرون ہند سے وصول ہوئی تو تین مہینے کے انتظار کے بعد یہ مد چندہ عام میں درج کی جائے۔ اگر میعاد مذکورہ بالا میں کوئی تفصیل آجائے تو اس کے مطابق درج کی جائے۔"

(نظارت بیت المال)

ملیریا کے بارے میں سائنس دان چھان بین اور کونین سے اسکا علاج

ملیریا پر لوگوں کی آج کل خاص طور سے آنکھیں ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ کچھ جانوروں کے خون میں ملیریا کے کیڑے پائے گئے ہیں جو انسانی ملیریا سے بالکل ملتے جلتے ہیں یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ ملیریا کے کیڑے انسان کے خون کے علاوہ اور بھی اندرونی اعضاؤں میں رہتے اور جیتے رہتے ہیں بہت دن ہوئے سر رونلڈ روس نے یہ بات معلوم کی کہ ملیریا کے کیڑے کس طرح خون میں جاتے ہیں اور پھر کیونکر ملیریا کا بخار پیدا کرتے۔ اس وقت سے لوگ یہی سمجھتے تھے کہ ملیریا کے کیڑے صرف خون میں جاکر اپنا کام کرتے ہیں سائنٹیفک طریقوں سے پتہ لگانے پر یہ معلوم ہوا ہے کہ کیڑے مچھر کے کاٹنے کے بعد خون میں جاکر اندرونی اعضاؤں میں جیسے تلی جگر وغیرہ میں جاتے ہیں اور وہاں جاکر وہ وہاں تعداد میں زیادہ بڑھ کر خون میں پہنچتے ہیں اور تب جاڑا لگ کر بخار آتا ہے۔ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ انسان اور جانوروں میں مچھر کے کاٹنے کے بعد اُن سے دوسروں کو ملیریا نہیں ہو سکتا لیکن اگر ان کے اندرونی اعضاؤں جیسے لیور تلی اور دوسرے کا رس کا انجکشن دوسروں کو دیا جائے تو خود ملیریا ہو جاتا ہے۔ اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے۔ کہ کیڑے مچھر کے کاٹنے کے بعد خون میں نہ جاکر اندرونی اعضاؤں میں جاتے ہیں یہ سائنٹیفک لوگوں کے لئے خاص بات ہے۔ پرندوں کو ملیریا ہوتے ہیں اور ان کے اندرونی اعضاؤں کی جانچ آسانی سے ہو جانے کی سہولت کی وجہ سے ملیریا کی بابت بہت کچھ معلوم ہو گیا ہے ان مچھروں کے بارے میں جو ملیریا پھیلاتے ہیں یہ معلوم کیا جا چکا ہے کہ مچھر کی بہت سی الگ الگ قسمیں ہیں اور ہر ایک کا اثر انسان پر جدا جدا ہے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ اگر پالتو جانور پاس رکھے جائیں جن کا خون ملیریا کا مچھر پی سکیں تو انسان کو ملیریا کم ہوتا ہے۔

لیگ آف نیشنز کے ملیریا کمیشن نے اپنی تحقیقات کے بعد ان سب باتوں کو معلوم کیا ہے۔ اور اس بات کی سفارش کی ہے۔ کہ ملیریا سے بچنے کیلئے تھوڑی کونین ملیریا کے موسم میں بخار سے بچنے کے لئے کھانی چاہیئے۔ اور بخار ہو جانے پر بیندرہ سے بیس گرین کو تین دن پھر پانچ سات دن تک کھانی چاہیئے یہ باتیں صرف سائنٹیفک علماؤں کے دماغ سے ہی نکلتی ہیں وہ لوگ کبھی چین سے نہیں بیٹھتے اور یہی سمجھتے ہیں جو کچھ معلوم کرتا ہے ابھی نہیں ہوا۔

عالمگیر حفظ صحت ادارے کا اجلاس

لندن ۱۲ اگست۔ یو۔این۔او کے عالمگیر حفظ صحت ادارے کا ایک اجلاس جینوا میں ہوا۔ جس میں ۳۰ حکومتوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اس اجلاس میں شمولیت کے لئے جو برطانوی ڈیلیگیشن بھیجا گیا تھا۔ اس کے صدر سر ولیم جیمسن تھے۔ اس اجلاس میں اس امر پر غور کیا گیا کہ ملیریا، دق اور متعدی امراض پر کس طرح قابو پایا جا سکتا ہے۔ اس امر پر بھی غور کیا گیا کہ بچے اور زچے کی صحت کو کس طرح بہتر رکھا جا سکتا ہے۔

سیاحوں کیلئے خوراک کی سہولت

لندن ۱۲ اگست۔ سمندر پار سے آنے والے سیاح اپنے ساتھ جس قدر خوراک لا سکتے تھے اب برطانوی وزارت خوراک کے ایک اعلان کے بعد وہ پہلے کی مقررہ شدہ مقدار سے دوگنا اپنے ساتھ لا سکتے ہیں۔

ہندوستان و پاکستان کے درمیان ڈاک کا انتظام

کراچی ۱۲ اگست۔ جودھپور ریلوے کے رک جانے سے ہندوستان اور پاکستان میں ڈاک کی آمد و رفت بھی ختم ہو گئی ہے۔ کیونکہ ان دونوں ملکوں کے درمیان رابطہ کا صرف یہی ایک ذریعہ تھا۔ اس صورت حالات پر قابو پانے کے لئے اب انتظام کیا جا رہا ہے کہ ہندوستان جانے والی ڈاک کو کراچی سے بذریعہ جہاز بمبئی روانہ کر دیا جائے وزارت مواصلات کے جوائنٹ سیکریٹری ایم۔ ایچ زبیری نے ایک ملاقات کے دوران میں بتایا کہ ہندوستان ڈاک بھیجنے کے لئے بڑی تیزی سے کام کیا جا رہا ہے انہوں نے بتایا پاکستان کی ڈاک بھی اسی راستہ سے آ رہی ہے۔

حیدر آباد کے علاقے سے فوجیں نکال لو!

حیدر آباد (دکن) ۱۲ اگست۔ حکومت حیدر آباد نے حکومت ہند سے سخت احتجاج کیا ہے کہ ہندوستانی فوج نے حیدر آباد کے گاؤں پلی سانگی اور سنگری ریلوے اسٹیشن پر قبضہ کر کے حیدر آباد کے علاقہ کی مالیت کو مزید نقصان پہنچایا ہے یہاں سے فوجیں فوراً ہٹا لی جائیں۔ تاریخ گاؤں پر قبضہ کر کے ہندوستانی فوج پہلے ہی حیدر آباد کے علاقہ میں بے جا مداخلت کر چکی ہے۔ حکومت نظام جان و مالی نقصان طلب کرنے کا حق محفوظ رکھتی ہے

—— امرتسر ۱۲ اگست۔ لالہ لاجپت رائے کا مجسمہ آج لاہور سے امرتسر پہنچ گیا ہے جہاں سے اسے شملہ بھیجا جا رہا ہے تاکہ وہاں پھر نصب کیا جائے۔

خوراک کی انتہائی قلت، رسل و رسائل کا انقطاع، مجاہدوں کی فتوحات، عوام کی بیزاری

شیخ عبداللہ کی پریشانیاں انہیں پاگل کئے دے رہی ہیں

پنڈت نہرو کو دُکھ کی داستان سنانے دہلی جائینگے

سرینگر ۱۲ اگست۔ کشمیر میں سیلاب کی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔ خوراک کی انتہائی قلت ہے۔ بارشوں کی وجہ سے تمام سڑکیں زیر آب ہیں اور ہندوستان سے رسل و رسائل کے تمام وسیلے بالکل منقطع ہو گئے ہیں۔ ادھر آزاد فوجوں کی متواتر فتوحات نے دنوں میں محاذ جنگ کا نقشہ بدل کر رکھ دیا ہے۔ کشمیر کے لوگوں میں شیخ عبداللہ کے خلاف نفرت اور بیزاری پھیلتی جا رہی ہے اور شیخ عبداللہ کو یقین ہو گیا ہے کہ اگر رائے شماری کی گئی تو تمام مسلمان پاکستان کے حق میں ووٹ دیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ ان تمام باتوں نے شیخ عبداللہ کو انتہائی پریشان کر رکھا ہے۔ اور وہ ۱۶ اگست کو پنڈت نہرو سے مشورہ کرنے کے لئے دہلی جا رہے ہیں۔

پاکستان میں اقلیتوں کا تمدن اور مذہب

چودھری خلیق الزمان کی تقریر

کراچی ۱۲ اگست۔ چودھری خلیق الزمان آرگنائزر آل پاکستان مسلم لیگ نے آج شام گوکلداس گارڈن کی ایک شاندار عید پارٹی میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے بے حد خوشی ہے کہ آج کراچی میں ہندو مسلم اتحاد کا یہ شاندار مشترکہ اجتماع ہے۔

ہمارا مذہب اور مسلمانوں کی تاریخی روایات یہ سکھاتی ہیں کہ ہم اقلیتوں کے ساتھ برادرانہ اور مساویانہ سلوک کریں۔ ہم یہ نہیں چاہتے کہ پاکستان میں اقلیت کے کلچر پر اکثریت کا غلبہ ہو جائے ...... بلکہ ہماری خواہش ہے کہ اقلیتیں اپنے تمام عقائد و سوشل روایات کے ساتھ اپنے آپ کو خود محفوظ کر لیں۔ آپ نے پنڈت نہرو کی مدراس والی تقریر کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ پنڈت نہرو نے اپنی تقریر میں مبہم طور پر اقلیت کا سوال چھیڑا ہے۔ ان کی تقریر میں تضاد موجود ہے اور وہ یہ کہتے ہیں کہ ہندوستان میں اکثریت کا کلچر ہی غالب رہیگا۔ ہم یہاں یہ نہیں چاہتے پاکستان میں اقلیتوں کو پوری پوری آزادی ہوگی کہ وہ اپنے کلچر اور اپنے تمدن پر اپنے اداروں کے ذریعہ عمل پیرا ہوں

بارہ سے زیادہ دیہات نذر سیلاب ہو گئے

بیس لاکھ روپے کی فصل تباہ ہو گئی

کراچی ۱۲ اگست۔ سندھ کے وزیر اعظم پیر الہٰی بخش نے سیلاب زدہ رقبے کے معائنے کے بعد واپسی پر ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندے کو بتایا کہ سیلاب کا پانی ۴۰ مربع میل کے علاقے میں پھیل چکا ہے اور تقریباً ۱۲ چھوٹے بڑے دیہاتوں کو تباہ کرنے کے بعد اب شکارپور اور گڑھی یاسین کے بڑے علاقوں کی طرف بڑھ رہا ہے۔ وزیر اعظم نے بتایا کہ دونوں بڑے شہروں کے بچاؤ کے لئے حفاظتی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔ اور اگرچہ اب تک کسی جانی نقصان کی اطلاع موصول نہیں ہوئی تاہم سیلاب زدہ علاقے میں ۲۰ لاکھ روپے کی فصل برباد ہو چکی ہے اور اگر اسے روکنے کی مناسب تدابیر اختیار نہ کی گئیں۔ تو نصف کے قریب سندھ سیلاب کی زد میں آ جائے گا۔

فریقین اپنے مطالبات پر بدستور قائم ہیں

ماسکو میں سیاسی جوڑ توڑ

لندن ۱۲ اگست۔ ماسکو میں تعطل کے کچھ ایسے حالات پیش آ رہے ہیں کہ ایک عرصہ تک جوڑ توڑ کی کیفیت رہے گی۔ سمجھوتہ ہو جانا بہت مشکل نظر آ رہا ہے۔

پردہ اخفا اس قدر دبیز ہے کہ کوئی مصدقہ خبر نہیں مل سکی۔ مبصرین کا خیال ہے کہ چار طاقتوں کی کانفرنس کے لئے روسیوں کی اس شرط کی وجہ سے کہ مغربی جرمنی کی حکومت کو ملتوی کر دیا جائے بہت سی پیچیدگیاں پیدا ہو گئی ہیں۔

مذاکرات کی دوسری شرط روسیوں نے یہ پیش کی ہے کہ روہر کے آئندہ کنٹرول کے بارے میں سمجھوتہ ہو جائے

اس بات کا کوئی امکان نہیں کہ مغربی طاقتیں اپنا رویہ بدلیں۔ انہوں نے ایم۔ مالوٹوف سے کہہ دیا ہے۔ کہ مغربی جرمنی کی حکومت اور روہر کے آئندہ کنٹرول کے سوال پر چار طاقتوں کی کانفرنس میں غور کیا جائے گا۔

قائداعظم کی بیماری کی اطلاع غلط ہے

کراچی ۱۲ اگست۔ حکومت پاکستان کی وزارت داخلہ کے ایک پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ پچھلے دنوں میں بعض خودغرض لوگوں نے قائداعظم کی صحت کے متعلق غلط افواہیں پھیلائی ہیں جس کے باعث لوگوں میں بہت تشویش اور پریشانی پھیل گئی ہے۔ مخالفین نے قائداعظم کے جشن آزادی میں شرکت نہ کر سکنے کی خبر کو بھی غلط رنگ میں پیش کیا ہے

حکومت پاکستان اعلان کرتی ہے کہ قائد اعظم ماشاءاللہ بالکل اچھے ہیں البتہ انہیں مشورہ دیا گیا ہے کہ اس مہینہ کے آخر تک غیر ضروری محنت سے پرہیز کریں۔ اور وہ زیارت ہی میں قیام فرمائیں۔

اورینٹ پریس کا کہنا ہے کہ زیارت سے ٹیلیفون کے ذریعے معلوم ہوا ہے کہ علاج کی خاطر قائداعظم کے یورپ کے سفر اور ان کی غیر حاضری میں ان کے جانشین کے بارے میں قیاس آرائیاں بالکل غلط اور بے بنیاد ہیں۔

پیر پنجال پر مجاہدوں کا قبضہ

نراڑ کھل ۱۲ اگست۔ کشمیر کی وزارت دفاع نے اپنے ایک تازہ اعلان میں بتایا ہے کہ پونچھ کے جنگی مورچہ میں آزاد فوجوں کو ایک اور فتح ہوئی ہے یہ معرکہ درہ پیر پنجال میں ہوا ہے۔ جو پونچھ سے تیس میل مشرق کی جانب ہے۔ یہاں ہندوستانی فوجوں کو سخت شکست ہوئی۔ چنانچہ اب درہ پیر پنجال پر آزاد فوج کا پورا پورا قبضہ ہے اس لڑائی میں بہت سا گولہ بارود بھی آزاد فوج کے ہاتھ لگا ہے اس اعلان میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ایک ڈکوٹا ہوائی جہاز جو پونچھ کے محصورین کے لئے سامان خورد و نوش لے کے آیا تھا۔ پونچھ کے ہوائی اڈے پر اترتے وقت پاش پاش ہو گیا۔

عنقریب پونچھ فتح ہو جائیگا

پشاور ۱۲ اگست۔ محاذ پونچھ کے آزاد فوجوں کے کمانڈر بریگیڈیر کو یقین ہے کہ وہ عنقریب ہی پونچھ پر قبضہ کر لینگے۔

کمانڈر موصوف آفریدی ہیں اور تیرہ کے رہنے والے ہیں۔ وہ بڑے آزمودہ اور تجربہ کار سپاہی ہیں۔ اور پہلی جنگ عظیم میں لڑ چکے ہیں۔ وہ چوڑا چکلا سینہ میانہ قد۔ اور آبی آنکھوں کے مالک ہیں۔ اور باتیں کرنے کے معاملہ میں بڑے ماہر ہیں۔ اور مجاہدین میں ہر دلعزیز ہیں۔